بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر جاری ہے۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہمراہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اس موقع پر حضرت علی اور حضرت ابو بکر نے پہرہ دیا۔

ہجرتِ مدینہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مصاحبت کا ذکر ملتا ہے۔ مکہ میں مسلمانوں کو مسلسل مظالم کا سامنا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک خواب کے ذریعہ رسول اللہ صلعم کو ہجرت کی خبر دی جس میں آپ کو ایک کھجوروں والی جگہ دکھائی گئ۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری یہ خیال تھا کہ یہ جگہ یمامہ یا ہجر تھا لیکن حقیقت میں وہ مدینہ یا یثرب تھا۔

چنانچہ بہت سے لوگ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جانے لگے۔ اس کو دیکھ کر مکہ کے لوگ مزید غصہ میں آنے لگے اور مختلف بہانوں سے اور ظلم سے لوگوں کو ہجرت سے روکنے لگے۔ لیکن بہر حال اکثر مسلمان ہجرت کر گئے اور چند کمزور لوگ مکہ میں رہ گئے تھے ۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی اجازت لینے آئے۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ساتھی کا انتظام فرمادے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کیا آپ کو بھی ہجرت کی اجازت مل جائیگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹنیاں خریدیں اور انہیں خاص طور پر کھلا کر ہجرت کے سفر کیلئے تیار کرنے لگے۔

اس موقع پر مکہ کے سردار دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ ان سب نے مل کر رسول اللہ صلعم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ صلعم کو ان کے اس بد ارارے کی خبر دی۔ چنانچہ قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور (یاد کرو) جب وہ لوگ جو کافر ہوئے تیرے متعلق سازشیں کر رہے تھے تاکہ تجھے (ایک ہی جگہ) پابند کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے (وطن سے) نکال دیں۔ اور وہ مکر میں مصروف تھے اور اللہ بھی ان کے مکر کا توڑ کر رہا تھا اور اللہ مکر کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کفارِ مکہ نے آنحضرت صلعم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ جل شانہ نے اپنے پاک نبی کو اس بد ارادے کی خبر دے دی اور مکہ سے مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم فرمایا۔ اور پھر فتح و نصرت اور واپس آنے کی خبر دی۔

چنانچہ ہجرت کی اجازت ملنے کے بعد رسول اللہ صلعم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر نے آپ کو دو اونٹنیوں کی خبر دی جن کو آپ نے سفر کیلئے تیار کیا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے آپ سے ایک اونٹنی ۴۰۰ درہم میں خریدی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں نے راستہ کیلئے کھانا تیار کر کے آپ صلعم کو پیش کیا۔ روانگی سے قبل رسول اللہ صلعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ یہ رات رسول اللہ صلعم کے بستر پر سوئیں تا دشمن کو خبر نہ ہو۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ تمام امانتیں جو رسول اللہ صلعم کے پاس تھیں وہ لوگوں کو لوٹا کر وہ رسول اللہ صلعم کے پاس مدینہ میں آجائیں۔ تاریخ میں ذکر ہے کہ سفر ہجرت میں رسول اللہ صلعم یہ قرآنی دعا پڑھتے رہے:

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ۝٨١

اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

اسی طرح یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ جب آپ صلعم سفر کیلئے نکلے تو آپ نے مڑ کر مکہ کی طرف رخ کر کے فرمایا: بخدا اے مکہ، تو اللہ کی سرزمین میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور تو اللہ کی زمین میں سے اللہ کو بھی سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اگر تیرے باشندے مجھے زبردستی نہ نکالتے تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔